صوبائی اسمبلی شمال مغربی سرحدی صوبہ

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز منگل مورخہ 9 مارچ 2010ء بمطابق 22 ربیع الاوّل 1431 ہجری سہ پہر چار بجکر پینتیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، کرامت اللہ خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيطَٰنِ الرَّجِيمِ۔ بِسۡمِ اللَّهِ الرَّحۡمَٰنِ الرَّحِيمِ۔

إِنَّا كُلَّ شَيۡءٍ خَلَقۡنَٰهُ بِقَدَرٍ O وَمَآ أَمۡرُنَآ إِلَّا وَٰحِدَةٌ كَلَمۡحِۭ بِالۡبَصَرِ O وَلَقَدۡ أَهۡلَكۡنَآ أَشۡيَاعَكُمۡ فَهَلۡ مِن مُّدَّكِرٍ O وَكُلُّ شَيۡءٍ فَعَلُوهُ فِي الزُّبُرِ O وَكُلُّ صَغِيرٍ وَكَبِيرٍ مُّسۡتَطَرٌ O إِنَّ الۡمُتَّقِينَ فِي جَنَّٰتٍ وَنَهَرٍ O فِي مَقۡعَدِ صِدۡقٍ عِندَ مَلِيكٍ مُّقۡتَدِرِۭ O صَدَقَ اللَّهُ الۡعَظِيم۔

(ترجمہ): ہم نے ہر چیز کو اندازے سے پیدا کیا۔ اور ہمارا حکم یکبارگی ایسا ہو جائے گا جیسے آنکھوں کا جھپکانا۔ اور ہم تمہارے ہم طریقہ لوگوں کو ہلاک کر چکے ہیں۔ سو کیا کوئی نصیحت حاصل کرنے والا ہے۔ اور جو کچھ بھی یہ لوگ کرتے ہیں سب اعمالناموں میں (بھی مندرج) ہے۔ اور ہر چھوٹی بڑی بات (اس میں) لکھی ہوئی ہے۔ پرہیزگار لوگ باغوں میں اور نہروں میں ہوں گے۔ ایک عمدہ مقام میں قدرت والے بادشاہ کے پاس۔ و آخرُ الدعوٰانا أَنِ الۡحَمۡدُ لِلَّهِ رَبِّ الۡعَٰلَمِينَ۔

نشانزدہ سوالات اوران کے جوابات

<u>جناب سپیکر</u>: 'کوئسچنز آور' ملک قاسم خان خٹک صاحب! سوال نمبر جی؟

<u>ملک قاسم خان خٹک</u>: کوم یو دے جی؟

<u>جناب سپیکر</u>: ملک صاحب! سوال نمبر د بنایه۔

<u>ملک قاسم خان خٹک</u>: دا د زمین خان دے او پهلا ما سره-----

<u>جناب سپیکر</u>: ملک قاسم خان! سوال د ورک شو او که ځنګه چل دے جی؟ زما په خیال ملک صاحب Satisfied دے۔

<u>ملک قاسم خان خٹک</u>: کوئسچن نمبر 828۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی۔

* 828 _ <u>ملک قاسم خان خٹک</u>: کیاوزیر بلدیات ودیہی ترقی ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیایہ درست ہے کہ ٹاؤن شپ کرک میں فلڈ کا ٹھیکہ دیا گیاہے؛

(ب) آیایہ درست ہے کہ ادائیگیوں میں قانون کی خلاف ورزیاں، بے ضابطگیاں اور بے قاعدگیاں ہوئی ہیں؛

(ج) اگر (الف) و(ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) فلڈ کا ٹھیکہ کس طرح دیا گیاہے اور اسمیں ادائیگیوں کی تفصیل بتائی جائے؛

(ii) آیا حکومت ذمہ دار افسران کے خلاف تادیبی کارروائی کا ارادہ رکھتی ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}</u>: (الف) جی ہاں۔

(ب) اس سلسلے میں باضابطہ انکوائری کی جارہی ہے۔

(ج) جیسا کہ اوپر بیان کیا گیاہے کہ مذکورہ ٹھیکہ کے سلسلے میں تحقیقات کی جاری ہیں اور اگر اس میں کوئی بے ضابطگی، بے قاعدگی پائی گئی تو ذمہ دار افسران کو قرار واقعی سزا دی جائے گی۔

<u>Mr. Speaker</u>: Any supplementary, ji?

<u>ملک قاسم خان خٹک</u>: بشیر خان جواب صحیح ورکړے دے او امید دے چه Satisfied یو۔

Mr. Speaker: Thank you ji. Dr. Zakirullah Khan, Question No. 53. Not present, it lapses. Again Dr. Zakirullah Khan, Question No. 57. Not present, it lapses. Again Dr. Zakirullah Khan.

ملک قاسم خان خٹک: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی، ملک قاسم خان صاحب۔

ملک قاسم خان خٹک: نن خو جی دا پیپلز پارټئ خو د سره شته دے نه، څه چل دے او څه پته د کړے ده؟

جناب سپیکر: څه اوکړو جی، چهټی ئے کړو؟

ملک قاسم خان خٹک: نه جی، شوک دی د پیپلز پارټئ؟ یو سلیم خان منسټر دے نور خو شوک نشته، زما خیال دے چه ده ته پته نشته، د خپلو ملګرو ورته پته نشته۔

جناب سپیکر: شازی خان! لږ خان ورته اوښایه کنه۔ د ذاکرالله خان دا بل سوال هم Lapse شو جی۔ محترمه تبسم شمس بی بی، سوال نمبر 194۔

* 194 _ محترمہ تبسم شمس: کیا وزیر کھیل وثقافت از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبائی حکومت کھلاڑیوں کو بین الاقوامی مقابلوں میں شرکت کیلئے ہر سال باہر بھجواتی ہے جس پر ملک کا قیمتی سرمایہ خرچ ہوتا ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ یہی کھلاڑی ویزا لگوانے کے بعد واپس ملک میں نہیں آتے ہیں بلکہ وہ وہاں پر غائب ہو جاتے ہیں؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) آیا حکومت نے ان کھلاڑیوں کے خلاف جو غائب ہو جاتے ہیں، ابھی تک کوئی قانونی چارہ جوئی کی ہے اور ایسے کھلاڑی کس بنیاد پر باہر بھجوائے جاتے ہیں؛

(ii) 2005 سے 2008 تک سکواش کے جن کھلاڑیوں کو لندن اور یورپ کے دوسرے ممالک میں بھجوایا گیا ہے، انکے نام، عمر، ولدیت اور علاقہ کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

سید عاقل شاہ (وزیر برائے کھیل، ثقافت) (جواب وزیر خوراک نے پڑھا): (الف) یہ درست نہیں کہ صوبائی حکومت کھلاڑیوں کو بین الاقوامی مقابلوں میں شرکت کیلئے باہر بھجوانے کا بندوبست کرتی ہے۔

(ب) جیسا کہ سوال کے جز (الف) میں تفصیل بیان کی گئی ہے کہ صوبائی حکومت نے حکومت کے خرچے پر اب تک کسی کھلاڑی کو باہر نہیں بھیجااور جو کھلاڑی فیڈریشن کی وساطت سے باہر گئے ہیں اور پھر واپس نہیں آئے، انکی تفصیل متعلقہ فیڈریشن کے ریکارڈ میں موجود ہو گی۔

(ج) جیسا کہ اوپر جز (ب) میں تفصیل بیان کی گئی ہے۔

(i) متعلقہ فیڈریشن ہی ان کھلاڑیوں کے خلاف قانونی چارہ جوئی کر سکتی ہے۔

(ii) جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے کہ صوبائی حکومت نے اب تک کسی کھلاڑی کو حکومت کے خرچ پر باہر نہیں بھیجا ہے، اس لئے تفصیل مہیا نہیں کی جا سکتی۔

Mr. Speaker: Any supplementary ji?

محترمہ تبسم شمس: اس میں سر میرا سپلیمنٹری یہ ہے کہ ایک تو مجھے یہ جواب دے دیں کہ یہ سکواش ہمارے صوبائی اس میں آتا ہے کہ نہیں؟ اور یہ مجھے پتہ ہے اور یہ Confirm ہے کہ کچھ لوگوں کو باہر بھجوایا گیا اور سکواش کے کھلاڑیوں کو جو وہاں پر رہ چکے ہیں، مطلب یہ ہے کہ واپس نہیں آئے تو ان کا مجھے پتہ ہے لیکن یہ لوگ یہاں پر انکار کر رہے ہیں۔ پہلے مجھے یہ کلیئر کر دیں کہ انکار کیوں کر رہے ہیں اور یہ ریکویسٹ بھی کرونگی کہ یہ ایک کمیٹی کے سپرد کی جائے تاکہ وہاں پر یہ بات کلیئر ہو جائے۔

Mr. Speaker: Mr. Shahzi Khan, on behalf of Sports Minister.

جناب محمد شجاع خان (وزیر خوراک): سر، جس طرح جواب میں کلیئر ہے کہ پراونشل گورنمنٹ کا اس میں کوئی رول نہیں ہے کہ وہ کھلاڑیوں کو باہر بھیجے اور تمام کھلاڑی جس گیم کیلئے بھی جاتے ہیں، ان کی اپنی اپنی فیڈریشنز ہیں اور اپنی فیڈریشن کی طرف سے باہر جاتے ہیں تو اس میں پراونشل گورنمنٹ کا کوئی رول نہیں ہے اور پہلے سے پروانشل گورنمنٹ کا اس میں کوئی بھی رول نہیں ہے اور نہ اس سے پہلے پروانشل گورنمنٹ نے کسی کھلاڑی کو باہر بھیجا ہے۔ اگر سکواش کا کوئی Player باہر رکا ہوا ہو تو انکی جو فیڈریشن ہے، یہ اسکی طرف سے گیا ہوگا، یعنی اس میں پراونشل گورنمنٹ کا کوئی پیسہ Involve نہیں اور نہ کسی کو بھیجا گیا ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ عظمیٰ خان بی بی، سوال نمبر 206۔

* 206 _ محترمہ عظمیٰ خان: کیا وزیر کھیل وثقافت از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلعی حکومتیں اور یونین کونسلز سالانہ بنیاد پر اپنے کل بجٹ کا دو فیصد حصہ کھیلوں کی ترقی وترویج کیلئے مختص کرنے کی پابند ہوتی ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ ضلعی سطح پر اس مقصد کے حصول کیلئے ایک کمیٹی موجود ہوتی ہے;

اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) ضلع دیر لوئر میں گزشتہ پانچ سالوں میں کتنی رقم کھیلوں کی ترقی و ترویج کیلئے مختص کی گئی تھی;

(ii) مذکورہ مختص شدہ رقم کو کہاں خرچ کیا گیا ہے;

(iii) ضلع دیر لوئر کی سطح پر قائم کی گئی کمیٹی کے موجودہ ارکان کے ناموں کی تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>سید عاقل شاہ (وزیر کھیل، ثقافت) (جواب وزیر خوراک نے پڑھا):</u> (الف) ہاں جی۔

(ب) ہاں جی۔

(i) گزشتہ پانچ سالوں میں مبلغ -/14, 66,000 کی رقم کھیلوں کی ترقی و ترویج کیلئے مختص کی گئی۔

(ii) مذکورہ رقم میں سے مبلغ -/8, 57,000 روپے کھیلوں بشمول گراونڈ مرمت اور مبلغ 6, -/09,000 روپے سپورٹس سامان کی خریداری پر خرچ کئے گئے۔

(iii) ضلع کی سطح پر قائم کی گئی کمیٹی درج ذیل ارکان پر مشتمل ہے:

(1)	ضلعی انتظامی آفیسر، ڈی سی او	چیئر مین
(2)	شوکت علی، ضلعی مالیاتی آفیسر	ممبر
(3)	محمود زیب خان، رکن صوبائی اسمبلی	ممبر
(4)	مشاق علی خان، ناظم اربن کونسل	ممبر
(5)	علی رحمان، نائب ضلعی آفیسر برائے کھیل	ممبر / سیکرٹری
(6)	روز مین خان، کھلاڑی صوبائی سطح	ممبر
(7)	عظمت حیات، کھلاڑی صوبائی سطح	ممبر

<u>محترمہ عظمیٰ خان:</u> سر، ایجنڈا نہیں ہے اور Satisfied ہے۔ سر، تقریباً دو سال پرانا کوئسچن ہے اور جب ہم نئے نئے آئے تھے تو یہ سوال Submit کرایا تھا۔

<u>جناب سپیکر:</u> کیا بی بی، اور کیا ہوا ہے؟

<u>محترمہ عظمیٰ خان:</u> سر، دو سال پہلے یہ سوال Submit کرایا تھا اور دو سال بعد ابھی Answer آیا ہے تو Satisfied, Sir۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی، جناب شازی خان صاحب۔

جناب محمد شجاع خان (وزیر خوراک): سر، سپورٹس کے کوئسچن سے فائدہ اٹھاتے ہوئے دو باتیں میں سپورٹس ڈیپارٹمنٹ کیلئے عرض کرنا چاہونگا، یعنی یہ نہیں کہ عاقل شاہ ہمارا Colleague ہے یا کیبنٹ ممبر ہے، As president of Athletics Association اس صوبے میں جتنا موجودہ دور میں عاقل شاہ صاحب نے کام کیا اور اس وقت نیشنل گیمز کا اس صوبے میں انعقاد ہوا تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک بہت بڑی مشکل بات تھی اور کسی صورت میں ناممکن تھا لیکن انہوں نے اپنی ذاتی Effort اور بہت ساری محنت کر کے صوبے میں ان گیمز کو لایا اور اس کے علاوہ آپ صرف پچھلے دو تین سال میں دیکھ لیں کہ پشاور میں سپورٹس سمینار کا قیام، باکسنگ کیلئے Facilities اور یہاں سوئمنگ پول اور ایبٹ آباد میں ہاکی گراؤنڈ کو Uplift کیا۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ Appreciate کریں نا، اتنی اچھی خبر منسٹر صاحب سنا رہے ہیں۔

وزیر خوراک: اور اسی طرح نہ صرف ان گیمز کے اندر بلکہ آپ دیکھیں کہ جس طرح پہلے یہ کوئسچن آیا اور آج بد قسمتی یہ ہوئی کہ کوئی بھی آدمی موجود نہیں اور اس میں سپورٹس کے علاوہ ان کے پاس کلچر ہے، تو پہلی دفعہ ڈائریکٹریٹ قائم ہوا، اس سے پہلے ڈائریکٹریٹ ہی نہیں تھا اور پہلی دفعہ انہوں نے ڈائریکٹریٹ قائم کیا اور اب اس میں Activities شروع ہوئیں تو اسی طرح آپ اسمیں سیاحت کو دیکھ لیں کہ ان حالات میں جب آئی ڈی پیز تھے اور ان کے درمیان گیمز مقرر کرنا، فیسٹیول مقرر کرنا تو میں سمجھتا ہوں کہ بڑی زیادتی ہوگی کہ اس موقع پر اگر اس چیز کا ذکر نہ کیا جاتا کہ شاہ صاحب جیسے Effective محکمہ چلانے والا، اور شاہ صاحب نے کہا۔۔۔۔

جناب سپیکر: وہ لائق اور Active منسٹر ہیں، تھینک یو جی، Appreciate کرنا چاہیئے کہ اگر کوئی اچھی 'پرفارمنس' دکھائیں۔

غیر نشاندار سوالات اور ان کے جوابات

53 _ ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: کیا وزیر سیاحت، کھیل وثقافت از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ چکدرہ، تحصیل ادینزئی ضلع دیر کے مقام پر برلب سڑک سرکاری اراضی پر میوزیم تعمیر کیا گیا ہے;

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ میوزیم کیلئے مختص اراضی سڑک تک ہے;

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ برلب سڑک میوزیم کی سرکاری اراضی پر دکانیں تعمیر کی گئی ہیں;

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) چکدرہ میوزیم کے برلب سڑک سرکاری اراضی پر دکانیں کس کی اجازت سے تعمیر کی گئی ہیں، کتنے فٹ رقبہ خرید اگیا تھا اور اب کتنے فٹ رقبہ محکمہ کے پاس موجود ہے؟

سید عاقل شاہ (وزیر کھیل، ثقافت): (الف) صحیح صورتحال یہ ہے کہ سال 1970 میں صوبائی حکومت نے یہ زمین دیر میوزیم چکدرہ کیلئے خریدی، اس اراضی کے ایک جانب چکدرہ، چترال اور دوسری جانب چکدرہ راموڑہ روڈ واقع ہے۔

(ب) ہاں، یہ درست ہے لیکن چکدرہ راموڑہ روڈ پر سڑک اور میوزیم کے درمیان محکمہ تعمیرات کی ایک پٹی ہے جو بطور فٹ پاتھ استعمال ہوتی ہے۔

(ج) یہ درست نہیں کیونکہ یہ لکڑی کے کیبنز میوزیم کی چاردیواری کے باہر زمین پر تعمیر کئے گئے ہیں جو کہ محکمہ تعمیرات کی ملکیت ہے۔

(د) (i) چونکہ کیبنز کی تعمیر میوزیم کی اراضی پر نہیں ہے اور میوزیم کی اپنی اراضی محفوظ ہے جس کے اردگرد 1970 سے چاردیواری تعمیر کی گئی ہے۔ یہ اراضی 9.264 جریب ہے جو کہ چاردیواری کے اندر ہے اور چاردیواری سے باہر اراضی محکمہ تعمیرات نے سڑک فٹ پاتھ کیلئے خریدی تھی جو غالباً آٹھ کنال پندرہ مرلے بنتی ہے اس لئے اسکے بارے میں محکمہ تعمیرات صحیح معلومات فراہم کرسکتا ہے۔

57 _ ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: کیا وزیر کھیل وثقافت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ کھیل وثقافت علاقی زبانوں مثلاً اردو، ہندکو اور پشتو کو فروغ دینے کیلئے مختلف اوقات میں تقریبات منعقد کرتا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) گزشتہ پانچ سالوں کے دوران پشتو، اردو اور ہندکو زبان کو فروغ دینے کیلئے کونسی تقریبات منعقد ہوئیں، تفصیل الگ الگ فراہم کی جائے؛

(ii) صوبے کے علاوہ باہر سے آئے ہوئے ثقافتی وفود کے پروگرام جو پشاور میں منعقد ہوئے ہیں، ان پر گزشتہ سالوں کے دوران کتنے اخراجات ہوئے ہیں اور وہ کس مد سے ادا کئے گئے ہیں، انکی تفصیل بھی بتائی جائے؟

سید عاقل شاہ (وزیر کھیل، ثقافت): (الف) جی ہاں، محکمہ کھیل وثقافت صوبہ سرحد نے وقتاً فوقتاً علاقائی زبانوں کو فروغ دینے کیلئے ادبی تقریبات منعقد کی ہیں۔

(ب) محکمہ کھیل وثقافت نے سال 04-2003 سے لیکر 08-2007 کے دوران صوبے کی مختلف علاقائی زبانوں کے فروغ کیلئے درج ذیل ادبی پروگرام منعقد کئے:

(1) سال 2003-04

نمبر شمار	تفصیل	تخمینہ اخراجات
1	نامور شاعر غوث متھر راوی کے ساتھ ایک ادبی نشست	40,000روپے
2	ملک کے نامور ادیب مختار مسعود کے ساتھ ایک نشست	60,000روپے

(2) سال 2004-05

1	جناب احمد فراز کے ساتھ ایک شام	57,510روپے
2	جناب سرفراز شاہد اور جناب طہٰ خان کے ساتھ ایک نشست	60,000روپے
3	پشتو، ہندکو اور سرائیکی مشاعرہ	1,00,000روپے
4	نامور مزاح نگار جناب مشتاق احمد یوسفی کے ساتھ ایک ادبی نشست	58,784روپے

(3) سال 2005-06

1	سرائیکی مشاعرہ بمقام ڈیرہ اسماعیل خان	1,25,000روپے
2	جناب امجد اسلام امجد کے ساتھ ایک ادبی نشست	98,5000روپے

(4) سال 2007-08

1	یوم پاکستان کے موقع پر پشتو، ہندکو اور سرائیکی مشاعرہ	1,75,000روپے
2	جناب ضیاء الحق قاسمی، جناب عطاء الحق قاسمی اور جناب غوث متھر راوی کے ساتھ ایک مشاعرہ	2,52,920روپے
3	جناب منیر نیازی کی یاد میں ایک مشاعرہ	2,00,000روپے
4	اردو، پشتو اور ہندکو مشاعرہ	2,00,000روپے
5	یوم آزادی کے سلسلے میں اردو، پشتو اور ہندکو مشاعرہ	1,80,000روپے

(ii) گزشتہ پانچ سالوں کے دوران کوئی ثقافتی وفد پشاور نہیں آیا اور نہ ہی کوئی پروگرام منعقد کیا گیا۔

92 _ ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: کیا وزیر برائے کھیل وثقافت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ چکدرہ دیر پائیں کے مقام پر میوزیم موجود ہے اور اسکی تعمیر کیلئے زمین خریدی گئی تھی؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ اسکی بلڈنگ کی تزئین وآرائش اور (Rehabilitation) پر فنڈز خرچ کئے جاتے ہیں؛

(ج) اگر (الف) اور (ب) کے جوابات میں ہوں تو:

(i) مذکورہ عجائب گھر کی تعمیر کیلئے کل کتنا رقبہ خریدا گیا ہے؛

(ii) موجودہ رقبہ کتنا ہے؛

(iii) بلڈنگ پر گزشتہ تین سال سے کتنے اخراجات ہو چکے ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

سید عاقل شاہ (وزیر کھیل، ثقافت): (الف) ہاں، یہ درست ہے کہ چکدرہ دیر پائیں کے مقام پر ایک میوزیم موجود ہے اور اسکی تعمیر کیلئے زمین خریدی گئی تھی۔

(ب) ہاں، یہ بھی درست ہے کہ اس بلڈنگ کی مرمت تزئین وآرائش پر ایک منظور شدہ منصوبے کے تحت فنڈز خرچ کئے جاتے ہیں۔

(ج) (i) مذکورہ عجائب گھر کی تعمیر کیلئے 37 کنال ایک مرلہ زمین خریدی گئی۔

(ii) مذکورہ عجائب گھر کا موجودہ رقبہ 37 کنال ایک مرلہ ہے۔

(iii) میوزیم کی مرمت کیلئے مبلغ 14.91 ملین روپے کا ایک منصوبہ منظور کیا گیا ہے جس پر اب تک 7.50 ملین روپے خرچ کئے گئے ہیں۔ محکمہ تعمیرات دیر پائیں اس منصوبے پر عملدرآمد کر رہا ہے اور اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے:

مالی سال	مختص شدہ فنڈز	خرچ شدہ فنڈز
2004-05	0.5 ملین	0.5 ملین
2005-06	2.0 ملین	2.0 ملین
2006-07	3.7 ملین	Surrendered
2007-08	5.0 ملین	5.0 ملین

کل فنڈز	11.2ملین	7.5ملین

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: چند معزز اراکین کی طرف سے رخصت کی درخواستیں موصول ہوئی ہیں جن میں: جناب محمد انور خان صاحب 9مارچ 2010ء کیلئے; جناب جاوید عباسی صاحب 9مارچ 2010ء تا اختتام اجلاس; جناب حبیب الرحمان تنولی صاحب 9مارچ 2010ء کیلئے; جناب ڈاکٹر حیدر علی صاحب 9مارچ 2010ء تا اختتام اجلاس; جناب اکرم خان درانی صاحب 9مارچ 2010ء تا 26مارچ 2010ء; ستارہ ایاز بی بی 9مارچ 2010ء کیلئے; ڈاکٹر ذاکراللہ خان صاحب 9مارچ 2010ء کیلئے۔ Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: Leave is granted.

مسئلہ استحقاق

Mr. Speaker: 'Privilege Motions': Mr. Fazlullah Khan, to please move his privilege motion No. 88 in the House. Mr. Fazalullah Khan, please.

جناب فضل اللہ: شکریہ۔"جناب سپیکر، گزشتہ ایک مہینے سے مسمی عابد حسین، منیجر خیبر بینک خیبر بازار برانچ مجھے اپنے ذاتی کام کے سلسلے میں غلط بیانی سے کام لے رہا ہے اور مجھے مسلسل بتاتا ہے کہ کل کام ہو جائے گا چنانچہ آج مورخہ 8مارچ 2010ء کو میں نے مذکورہ منیجر سے اپنے کام کے بارے میں معلومات حاصل کرنا چاہا تو انہوں نے جواب میں بتایا کہ میں نہ آپ کا اور نہ صوبائی حکومت کا ملازم ہوں بلکہ میں خیبر بینک کا ملازم ہوں۔ انہوں نے خلاف توقع غیر اخلاقی انداز میں گفتگو کی، نیز انہوں نے میرے مخالفین کو میرے اکاؤنٹ کے بیلنس کے بارے میں معلومات فراہم کیں جس سے میرا استحقاق مجروح ہوا ہے"۔

جناب سپیکر، د دہ خلاف د کارروائی اوشی او دہ زما سرہ پہ غیر اخلاقی انداز باندے او ما ورسرہ ډیر پہ ښہ طریقہ خبرہ کولہ او دہ پہ غیر اخلاقی انداز باندے ما سرہ خبرہ اوکړہ او بل زما بیلنس شیټ او زما اکاؤنټ ئے کھلاؤ کړو او زما مخالف خلقو لہ ئے ورکړو، د هغے زہ ثبوت ستاسو سیکرټریټ کښے جمع کوم۔ مهربانی جی۔

جناب سپیکر: جی، آنریبل لاء منسٹر صاحب۔

بیرسٹرارشد عبداللہ(وزیرقانون): دا خو زمونږه ممبر دے جی او ډیر قابل احترام ممبر دے نو که کمیټئ کښے دا پریویلج موشن مؤو کیږی او که دوئ غواړی نو مونږ ته پرے څه اعتراض نشته۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the privilege motion moved by the honourable Member may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The privilege motion is referred to the concerned Committee. ‘Adjournment Motions’: Mr. Muhammad Zamin Khan, to please move his adjournment motion No. 147. Not present, it lapses.

توجہ دلاؤنوٹس

Mr. Speaker ‘Call Attention Notices’: Syed Jafar Shah, to please move his call attention notice No. 298. Mr. Jafar Shah Sahib.

جناب جعفر شاہ: شکریہ۔جناب سپیکر، محکمہ تعلیم کے بارے میں اور بہت اہم ایشو کے بارے میں یہاں پر حکومت کی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ ضلع سوات میں چند دن پہلے زنانہ قاریہ پوسٹ اور ان کیلئے ٹیسٹ انٹرویو اور تمام چیزیں ہو چکی ہیں، اس میں پانچ خواتین کو میرٹ کی بنیاد پر بھرتی بھی کیا گیا ہے اور جو Final approval ڈی سی او دیتا ہے تو وہ Approval بھی دی جا چکی ہے لیکن ابھی محکمہ تعلیم والے انکے اپوائنٹمنٹ لیٹر جاری نہیں کرتے اور کہتے ہیں کہ حکومت نے قاریہ کی پوزیشنز کو Abolish کیا ہے تو
I would like the concerned Ministry to explain the situation.

Mr. Speaker: Janab honourable Law Minister Sahib, on behalf of honourable Minister for Education, please.

بیرسٹرارشد عبداللہ(وزیرقانون): جی، ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے گزارش ہے کہ ابھی تک جو Legal formalities ہیں، وہ پوری نہیں ہوئی ہیں اور ابھی تک یہ کیس ای ڈی او ایجوکیشن سوات کے پاس ہے۔ Verification کا ایک عمل ہوتا ہے تو وہ کچھ ٹائم لیتا ہے، ان کی ڈگریوں اور ان کے سارے Transcripts کی Verification جب ہو جائے گی تو پھر میرٹ لسٹ لگے گی اور اس کے بعد اس پہ اعتراضات وغیرہ کا مرحلہ ہوگا، Appellate ایک سٹیج آئے گا تو اس کے بعد جب Finally ایک Conclusive اس میں ایک آرڈر نکلے گا تو پھر یہ ڈی سی او کے پاس جائے گا اور ابھی جو ہے As such

ڈی سی او کی Approval اس میں نہیں ہوئی ہے اور ابھی Verification کا سلسلہ جاری ہے، انشاء اللہ یہ چیزیں میرٹ کے اوپر ہونگی اور وہ Display بھی ہوتی ہیں، اگر کسی کو اعتراض ہو تو اس کا اپنا ایک ٹائم اور طریقہ کار ہوتا ہے اور ہر آدمی اس پر Objection کر سکتا ہے تو It is in the process of verification.

جناب جعفر شاہ: سر، Abolish تو نہیں ہوئیں؟

Minister for Law: Excuse me.

جناب جعفر شاہ: Abolish تو نہیں ہوئیں؟

جناب سپیکر: نہیں، یہ ابھی تک فائنل نہیں ہوئیں۔

جناب جعفر شاہ: سر، انہوں نے بتایا تھا کہ ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ نے، کیبنٹ نے ان قاریوں کی جو پوزیشنز ہیں، ان کو Abolish کیا، ہاں وہ تو کہتے ہیں کہ۔۔۔۔

وزیر قانون: نہیں، ابھی تک پراسس میں ہیں۔

Mr. Speaker: Mr. Zahir Shah Khan, to please move his call attention notice No. 357. ظاہر شاہ صاحب ہمیں اتنے تنگ کرتے ہیں کہ بغیر نمبر لے آتے ہیں اور پھر بھی حاضر نہیں ہوتے۔ Not present, it lapses. Mr. Saqibullah Khan Chamkani, to please move his call attention notice.

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: ډیره مهربانی، جناب سپیکر صاحب۔

I draw the attention of the government to an important issue of IDPs from Kurram and other such tribal agencies and settled areas, where sectarian violence and terrorism is playing havoc with the lives of people. Due to lack of organized efforts as exhibited in the case of IDPs from Malakand and Waziristan agencies, these IDPs are living a miserable life in different cities including Peshawar, Kohat and Rawalpindi.

جناب سپیکر، که تاسو یو منټ راکړو نو زه به د دے لړ وضاحت اوکړمه۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے جی۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سر، د ملاکنډ، سوات او د وزیرستان چه کله آپریشن شروع شو نو د هغے د پاره چه کوم Arrangements شوی وو جی، نو آئی ډی پیز د پاره خو مثال نه ملاویږی، زما په خیال که یو حکومت، که هغه د Western حکومتونه دی او که د دے ځائے دی نو د اسے مثال به چرته نه وی خو سر د اسے

آپریشنونه په وړو وړو او مختلف ځایونو کښے نور هم روان دی او په کرم کښے جی، په پاړا چنار کښے، په اورکزو کښے، په ایف آرز کښے او د هغه ځائے نه هم Internally displaced خلق راځی او مختلف ځایونو ته بعض خلق ځی۔ زه به جی مثال د رکړم، زما د خپل قوم، د چمکنی چھ سو پچیس کورونه د درے کالو نه Displace شوے دی او اوسه پورے د هغوی هیڅ مدد نه دے شوے، د آئی ډی پیز د رجسټریشن د پاره لاړ شی او ورته انکار اوشی ځکه چه وائی تاسو د هغه علاقو نه یئ، نو زما ریکویسټ حکومت ته دا دے چه زه دا کال اټینشن ځکه راولم چه دغه کسان ټول د دهشت گردئ د وجے نه Displace شوی دی او په پیښور کښے، په کوهاټ کښے، دے پورے چه د راولپنډئ پورے تلی دی او د هغوی د پاره څه کمک نه کیږی نو دا کال اټینشن زه حکومت ته جی، I would like to draw their attention to this problem, ji.

جناب سپیکر: جناب بشیر بلور صاحب، سینیئر منسٹر۔

مفتی کفایت اللہ: میں کچھ کہنا چاہتا ہوں۔

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}: ډیره مهربانی سپیکر صاحب-----

جناب سپیکر: دا کال اټینشن نوټس دے، مفتی صاحب!

سینیئر (وزیر بلدیات): ثاقب اللہ خان چه دا کومه خبره اوکړه نو ما دوئ سره بهر خبره اوکړه، دوئ سره به انشاء اللہ کښینو۔ زمونږ د پاسه ډائریکټ چیئرمین دے شکیل قادر نو هغه دا ټول Arrangements کوی نو هغه سره به خبره کوؤ او که داسے څه گنجائش مونږه سره وی نو دا رجسټریشن به دوباره کول غواړی، چه هر څه ئے کولے شو نو انشاء اللہ کوؤ به ئے او دوئ سره به کښینو، خبره به اوکړو چه Humanly possible وی، هغه به انشاء اللہ ورته کوؤ۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: ډیره مهربانی۔ سپیکر صاحب! ستاسو په وساطت به زه د سینیئر منسټر صاحب شکریه ادا کړم جی، ډیره مهربانی۔

جناب سپیکر: شکریه جی۔ مسټر عبدالاکبر خان! دا وروستو چه زیرو آورز ته لاړ شو نو بیا چه تاسو څه وایئ نو هغه به اخلو۔

سوال نمبر 293 پر بحث

Mr. Speaker: Mr. Abdul Akbar Khan, to please start discussion on Question No. 293, admitted for discussion under rule 48 of the Procedure and Conduct of Business Rules, 1988. Mr. Abdul Akbar Khan, please.

جناب عبدالاکبر خان: تھینک یو، جناب سپیکر۔ میں آپ کا مشکور ہوں اور اس کوئسچن پر میں نے جو نوٹس دیا تھا رول 48 کے تحت لیکن جناب سپیکر، مجھے انتہائی دکھ ہوتا ہے کہ جب اس ہاؤس کو جو August House ہے اور Elected House ہے، جب یہاں پر کوئسچنز کے Answers اس طریقے سے دیئے جاتے ہیں جو سراسر غلط ہوتے ہیں اور غلط بیانی پر مبنی ہوتے ہیں تو یقیناً میرے خیال میں صرف مجھے نہیں بلکہ سارے ایوان کو اس سے دکھ ہوگا اور آپ کو یقیناً دکھ ہوگا کہ جب ہم کوئسچن کرتے ہیں تو اسلئے کرتے ہیں تاکہ ہمیں معلومات مل جائیں۔ اب جناب سپیکر، اس کوئسچن میں آپ دیکھیں، اس میں آنریبل ممبر نے پوچھا تھا کہ اگر جواب اثبات میں ہو تو سال 2002 تا 2008 کے جن ٹھیکیداروں نے ٹینڈر میں حصہ لیا تو ان کے نام، ٹینڈر کو جن اخبارات میں مشتہر کیا گیا تو ان اخبارات کے نام اور ٹینڈر کس ریٹ پر دیا گیا اور کس کس کے ٹینڈر مسترد کر دیئے گئے، ان کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟ تو محکمے نے جواب دیا کہ جن ٹھیکیداروں نے 2002 سے 2008 تک ٹینڈروں میں حصہ لیا ہے تو ان کے نام اور ریٹ کی تفصیل لف ہے جبکہ مسترد شدہ ٹھیکیداروں کے نام اور تفصیل بھی لف ہے۔ تمام ٹینڈرز روزنامہ 'مشرق' اور 'آج' میں مشتہر کئے جاتے ہیں، مطلب یہ ہے کہ ان دو اخباروں میں یہ ٹینڈرز مشتہر کئے گئے ہیں تو جناب سپیکر، اگر آپ حساب لگائیں تو یہ 2002 سے 2008 تک سات سال بنتے ہیں اور اگر دو اخباروں میں ٹینڈر لگائے جاتے ہیں تو ایک سال کا مطلب ہے کہ چودہ اخباروں میں یہ ٹینڈرز ہونے چاہیئے اور ہر سال دو اخباروں میں 'مشرق' اور 'آج' میں جب یہ ٹینڈرز آتے ہیں تو چودہ اخباروں میں ٹینڈرز آنے چاہیئے تھے لیکن جناب سپیکر، ان کے ساتھ جو تفصیل دی گئی ہے تو وہ صرف آٹھ اخباروں کی دی گئی ہے، یعنی آٹھ دفعہ جو ٹینڈرز کئے گئے ہیں اور اس میں ایک 'سرخاب' اخبار کا ٹینڈر ہے، چونکہ 'مشرق' اور 'آج' کی بات کر رہے ہیں تو اگر 'سرخاب' کا ٹینڈر نکالیں تو یہ سات ٹینڈرز بنتے ہیں۔ جناب سپیکر، سات ٹینڈرز سات سال میں تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ ایک سال میں صرف ایک اخبار میں یہ ٹینڈر آیا اور دوسری زیادتی جو سب سے زیادہ ہوئی، وہ اگر آپ جائیں تو انہوں نے اخبارات کے اشتہارات ساتھ لگائے ہیں تو Out of seven جو ہیں، اگر آپ کھولیں تو مدت تکمیل 30 جون 2002 اور پھر دوسرے کی مدت

تکمیل 30 جون 2002، پھر تیسرے کی 30 جون 2002 اور پھر چوتھے کی 30 جون 2002، یعنی Out of seven چاروں اخبارات جو ہیں نا، یہ 2002 کے ساتھ Related ہیں اور جو 2002 میں ٹینڈر ہوئے ہیں تو چار اخباروں میں انہوں نے لگائے ہیں اور ساتھ اس کا مطلب یہ ہوا کہ اگر پھر 'سر خاب' اخبار نکال لیں تو دو اخبار یہاں پہ ہیں اور چھ سال کیلئے جناب سپیکر، انہوں نے خود یہ تفصیل لگائی ہے اور پھر اس کے بعد چوتھے کا نمبر آتا ہے اور آپ جناب سپیکر، ذرا اس کو دیکھیں تو یہ 30 جون 2006، اس کا مطلب ہے کہ 2002 اور 2006 کے درمیان 2004 اور 2005 ہے جناب سپیکر، ان تین سالوں کا ایک بھی ٹینڈر نہیں لگایا گیا ہے تو اس کے ساتھ تین سالوں کا کسی بھی اخبار کا ٹینڈر نہیں لگایا گیا تو کیا ہم یہ Presume نہ کریں کہ ان تین سالوں میں کوئی ٹینڈر اخبار میں آیا ہی نہیں، تو کیا ہم یہ نہ سمجھیں کہ جب تین سالوں کا اخبارات میں کوئی ذکر نہیں ہے تو اس کا مطلب ہے کہ ان کے ساتھ کوئی ریکارڈ نہیں ہے اور جب ان کے ساتھ کوئی ریکارڈ نہیں ہے تو اس کا مطلب ہے کہ یہ چپکے سے اور جعلی طریقے سے ٹینڈرز الاٹ کئے گئے ہیں اور پھر اگر آپ دیکھیں تو Last میں جو دو ٹینڈرز لگائے گئے ہیں اور جو دو اخبارات لگائے گئے ہیں تو وہ ایک سال 2008 کیلئے لگائے گئے ہیں تو اس میں لکھا ہے کہ ایک کی تاریخ تکمیل 30 جون 2008 اور پھر دوسرے کی بھی 30 جون 2008، اگر آپ ان کاموں کی تفصیل دیکھیں تو ایک ٹینڈر میں ایک قسم کا کام ہے اور دوسرے ٹینڈر میں دوسرے قسم کا کام ہے۔ 'مشرق' اور 'آج' اخبار میں جو آیا ہے تو اس میں لکھا ہے کہ ایم پی ایز کی جو بلڈنگ ہے تو اس میں اس کا کام ہے لیکن دوسرے میں سارے ایم پی ایز کا جو ہاسٹل ہے، اس کا کام ہے۔ اب جناب سپیکر، انہوں نے جو لسٹ لگائی ہے تو آپ ذرا دیکھیں کہ ان کی فراہم کردہ لسٹ ہے اور میں باہر سے بات نہیں کر رہا ہوں، اب جو پہلے 2001 اور 2002 کا جو لکھتے ہیں کہ گلشن رحمان کالونی 3 لاکھ 17 ہزار، سول کوارٹرز 4 لاکھ 60 ہزار، ہشتنگری گیٹ گارڈن ایک لاکھ 80 ہزار اور سول کالونی 3 لاکھ 41 ہزار اور پھر اس کے ساتھ ساتھ سول کالونی نمبر (2) 3 لاکھ 15 ہزار اور خیبر کالونی دو لاکھ، اس کا مطلب ہے کہ ایک لاکھ 70 ہزار روپے تقریباً بنتے ہیں، بس تھوڑا سا کم بنتے ہیں لیکن جب آپ زیادہ بھی کر لیں تو ایک لاکھ 70 ہزار روپے کے یہ ٹینڈرز ہوئے ہیں اور ٹھیکیداروں کے درمیان مقابلہ ہوا ہے لیکن جب ان کے جو ٹینڈرز ہوئے ہیں تو وہ دیکھ لیں کہ جتنے پیسوں کے ٹینڈرز ہوئے ہیں تو انہوں نے اپنے Set کے ساتھ نہیں لگائے ہیں اور وہ ان سے تین گنا چار گنا زیادہ ہیں اور جو آنریبل ممبر نے تفصیل مانگی تھی کہ مجھے تفصیل دی جائے کہ ہر کام کیلئے کس ٹھیکیدار نے حصہ لیا اور کس کو ٹینڈر الاٹ ہوا تو جب

50،60 لاکھ روپے کے ٹینڈرز ہوئے ہیں یا70 لاکھ روپے کے ٹینڈر میں آپ ایک لاکھ 70ہزار روپے لگادیں تواس کی تفصیل لگاتے ہیں لیکن باقی ٹھیکیداروں کو جو ملے ہیں اور ان کی کوئی تفصیل یہاں پر نہیں ہے توکیا یہ غلط بیانی سے کام نہیں لیا گیا ہے کہ جب ممبر مانگتا ہے کہ 2002 سے 2008 تک،اس کو2002 کا ملتی ہے لیکن 2004 کا اور 2005 کی کوئی ڈیٹیل نہیں ملتی تو میری حکومت سے بھی درخواست ہو گی کہ یہ آپ کے زمانے کی بات نہیں ہے اور اس حکومت کی بات نہیں ہے لیکن اگر اس کو Scrutinize کیا جائے کہ کیا گھپلے ہورہے ہیں؟ جناب سپیکر، جوٹینڈر دیئے گئے ہیں،ان کی تفصیل آپ دیکھ لیں توایک میں کسی اور کام کا ذکر ہے اور دوسرے میں کسی اور کام کا ذکر ہے تو یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ایک ٹینڈر دواخباروں میں دیا گیا ہے؟ اس کا مطلب ہے کہ ایک اخبار میں ایک کام کا ٹینڈر دیا گیا ہے اور دوسرے اخبار میں دوسرے کام کا ٹینڈر دیا گیا ہے تو میری درخواست ہو گی کہ اگر حکومت مناسب سمجھتی ہے، اس کو Scrutinize کرتی ہے کہ اگر اس طرح ہم چپ رہتے ہیں تو ایک طرف ہمیں غلط طریقے سے جواب ملتا ہے اور نامکمل جواب ملتا ہے اور پھر غلط بیانی سے بھی کام لیا جاتا ہے تو اس طرح ہے جناب سپیکر، کہ آپ کسی کے کان پکڑیں کہ نہیں اور آپ کے سیکرٹری اور آپ کی بھی ذمہ داری ہے کہ آپ کے سیکرٹریٹ کو غلط انفارمیشن فراہم کی جاتی ہے اور آپ کو جو انفارمیشن ملتی ہے، وہ آپ ہمیں دے دیتے ہیں لیکن جب ادھر سے غلط انفارمیشن آتی ہے، نامکمل تو جناب سپیکر، یقیناً اس ہاؤس کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی، اسرار خان گنڈاپور صاحب۔

<u>جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور:</u> تھینک یو سر۔ اس پہ کافی سیر حاصل گفتگو ہوئی اور باقی امور میں جانا نہیں چاہتا لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اگر یہ کمیٹی کو چلا جائے تو یہ اس وجہ سے بھی ضروری ہے کیونکہ جو آپ کا شیڈول آیا تھا تو وہ 2008 میں آیا ہے اور یہاں پر جو Fluctuation ہوئی ہے تو وہ above 80% تک بھی اس میں ہوئی ہے۔ اس میں اس چیز کو بھی دیکھنا ہو گا کہ اگر اتنے پرسنٹ آپ Above چلے گئے تھے اور آپ کا ٹینڈرنگ پراسس شروع ہی سے ایسا ہے کہ اس پہ چہ میگوئیاں ہورہی ہیں تو میرے خیال میں گورنمنٹ کو دل بڑا کرنا چاہیئے اور اس حوالے سے بھی دیکھنا چاہیئے کیونکہ آپ کے پاس بھی سی ایس آر تھا، وہ 1999 کا تھا اور پھر ہر Year اس میں Increase ڈیپارٹمنٹ دیتا ہے۔ اگر ٹرانسپرنسی ہی نہیں ہے تو میرے خیال میں گورنمنٹ کو اس چیز کو دیکھتے ہوئے اس پہ فیصلہ کرنا چاہیئے کہ یہ کمیٹی میں چلا جائے۔ شکریہ سر۔

<u>Mr. Speaker:</u> Ji, honourable Law Minister Sahib.

<u>بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون):</u> بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میرے خیال میں اس ایشو کے اوپر عبدالاکبر خان صاحب نے کافی Lengthy discussion کی ہے۔ اصل مسئلہ Last time بنا تھا اور اسی کو نسچین میں گلشن رحمان کالونی، کوہاٹ روڈ پشاور کا جو ایک Renovation کا کنٹریکٹ تھا 5 لاکھ 70 ہزار روپے کا، جو Annexed pages ہیں، صفحہ نمبر 3 پر ڈیٹیل ہے تو اس کے اوپر عبدالاکبر خان صاحب نے یہ اعتراض اٹھایا تھا کہ یہ جو Lowest bidder کو نہیں ملا، بلکہ خان گل جو کہ 7% above تھا، اسکو دیا گیا ہے اور جو Lowest bidder ہے تو اس میں عزیز اللہ 2.60% above جسکا ریٹ ہے تو اسکو کیوں نہیں دیا گیا؟ میرے خیال میں پھر ڈیپارٹمنٹ والوں نے آکر ان کو Verbally ساری تفصیلات سے آگاہ بھی کیا ہوگا، اسکو آپ Typographic error یا Clerical error کہہ دیں، عزیز اللہ 2.60 جسکا سب سے کم ریٹ ہے اور اسی کو یہ ٹھیکہ دیا گیا اور دوسری بات ایک کنفیوژن یہ ہے اور ہم مانتے ہیں کہ ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے یہ کوتاہی ضرور ہے کہ یہاں پر تفصیلات میں بعض اوقات Typographic error آجاتی ہے، Human error، It's a part of our life، باقی جو اتنی تفصیلی بات ہوئی ہے، اس قسم کا Impression دیا جارہا ہے کہ اخبار میں ایک قسم کا ایڈورٹائزمنٹ آتا ہے، اس قسم کا کہ حقیقت میں بے ایمانی سے اور دھوکے سے کسی اور کام میں یا چھوٹے کام کیلئے بڑا ٹینڈر بھی ہوا، دیکھیں جی، یہ ادارے قانون کے مطابق چلتے ہیں، رولز ریگولیشنز ہوتے ہیں اور صرف فنانشل ڈسپلن جو ہے، وہ یہاں پر اکاؤنٹنٹ جنرل کا آفس ہے، آڈیٹر جنرل کا آفس ہے تو یہاں پر ایک روپے کا بل بھی پاس نہیں ہو سکتا جب تک اسکے ساتھ اخبار کی Proper cutting اور وہ ٹینڈر، کوٹیشنز، ساری ڈیٹیلز اور وہ Scope of works کی Exact details اور یہ سارا ٹینڈرنگ پراسس، یہ ساری چیزیں نہ ہوں تو ایک آنہ بھی اکاؤنٹنٹ جنرل کے آفس سے کسی محکمے کا پاس نہیں ہو سکتا۔ پھر اسکے بعد یہ ہے کہ سال کے آخر میں آڈیٹر جنرل کا جو آفس ہے، وہ Complete scrutiny کرتا ہے اور ہر چیز کو دیکھتا ہے۔ یہ میں ضرور سمجھتا ہوں کہ اشتہارات انہوں نے ساتھ مکمل نہیں لگائے ہیں اور یہ بھی ڈیپارٹمنٹ کی کوتاہی ہے لیکن ایک چیز کو اس طرح Portray کرنا کہ ان سارے ایڈورٹائزمنٹس میں گھپلا ہو رہا ہے تو یہ مطلب ہو ہی نہیں سکتا، یہ ہم ماننے کو تیار نہیں ہیں لیکن یہ پہلے سے ہوا ہے اور ہمارے دور سے پہلے کافی پرانی بات ہے اور انکو اگر اس کے اوپر اپنے Reservations ہیں تو بالکل کمیٹی میں جاتے ہیں، یہ Detailed scrutiny اس کی کریں، ہمیں کوئی اعتراض نہیں، We are willing to that۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the Question No. 293 moved by the honourable Member may be referred for screening to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it; the Question is referred to the concerned Committee.

Mr. Abdul Akbar Khan: Thank you, Mr. Speaker.

Mr. Speaker: Mr. Akram Khan Durani Sahib, to please start discussion on adjournment motion No. 139, already admitted for discussion under rule 73 of the Procedure and Conduct of Business Rules, 1988. Mr. Akram Khan Durani Sahib. Not present, it lapses.

جناب عدنان خان وزیر: پوائنٹ آف آرڈر، جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اودریږه یو منټ جی، بس دا ایجنډا دغه کیږی نو بیا ستاسو هاؤس دے چه څه تاسو غواړئ۔

جناب عدنان خان وزیر: تاسو جی مونږه ته موقع راکړئ د دے ایډجرنمنټ موشن متعلق۔

جناب سپیکر: جی هغه مؤر نشته دے۔

جناب عدنان خان وزیر: تاسو ما له موقع راکړئ په پوائنټ آف آرډر باندے خبره کومه۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: او بالکل وایئ جی، په پوائنټ آف آرډر باندے وایئ۔ بسم الله، هغه خو Lapse شو جی۔

جناب عدنان خان وزیر: ډیره مهربانی۔ جناب سپیکر صاحب، لکه څنگه چه زمونږه معزز ممبر ثاقب الله چمکنی صاحب دا خبره اوس اوکړه، د دے نه مخکښے د آئی ډی پی په حواله زه یو څو خبرے کول غواړمه۔ چونکه د درانی صاحب تحریک التواء هم راغلے وو خو تاسو په دے باندے رولنگ ورکړو نو په هغه ورځ باندے خو تاسو مونږ ته موقع رانه کړه، زما په خپله علاقه کښے چه د کوم ځائے نه زه منتخب ممبر راغلے یم د پی ایف بنوں (3) نه، نو په دیکښے زما هغه خپل ذاتی کلے چه کوم ته جانی خیل وائی نو په هغے کښے یوه کارروائی، لکه

مونږه کارروائی ورته وایو او آپریشن ورته نه وایو، میاں صاحب وائی چه کارروائی به وایئ نو په 7، 8 جولائی باندے دا شروع شوه او په 2009 کښے په هغے کښے ډیر خلق آئی ډی پیز شول او د ډیرو خلقو نقصان اوشو، کورونه ئے وران شول، کاروبارونه ئے خراب شول او په هغے کښے مونږ ته د آئی ډی پیز Status ملاؤ شو او په زرګونو خلق بے کوره شو، بے دره شو خو هغوی ته د آئی ډی پیز Status نه دے ملاؤ او د هغوی حکومت څه داد رسی اونه کړه نو په دیکښے زمونږ د امن لښکرے جوړے شوے او د هغے کسان اووژلے شو خو چا ئے تپوس اونه کړو۔ ما چیف منسټر صاحب ته یو درخواست ورکړو چه تاسو سره په دے اے ډی پی کښے چه کوم سکیم دے او هغه آئی ډی پیز ته چه کوم فنډز تاسو Allocate کړے دے نو مهربانی اوکړئ چه په دیکښے د جانی خیل آئی ډی پیز هم تاسو څه مدد اوکړئ او څه مرسته ئے اوکړئ نو چیف منسټر صاحب ډی جی (پارسا) ته هغه لیټر Mark کړو او تر نن تاریخ پورے په هغے باندے څه کارروائی نه ده شوے نو زه چیئر ته درخواست کومه او دا زما خواست دے چه هغه هم د مالاکنډ په شان چه کوم آئی ډی پیز راغلی وو او څنګه د ساؤتھ وزیرستان آئی ډی پیز ته Statusملاؤ شو، څنګه چه د نورو ځایونو آئی ډی پیز ته Status ملاؤ شو نو زما د جانی خیل خلقو ته د هم د آئی ډی پیز Statusملاؤ شی ځکه چه هلته کښے فاټا سیکرټریټ والا وائی چه یره دا زمونږه Jurisdiction نه دے او هغوی صحیح وائی ځکه Jurisdiction نه دے چه زه د هغے نه منتخب ممبر راغلے یمه، زه د هغے منتخب ممبر یمه او هلته کښے یونین کونسل موجود دے، ناظمان موجود دی، کونسلران موجود دی خو د هغه خلقو څه رحم و کرم ورباندے او نه شو او حکومت هډو بالکل هغوی ته شا واړوله نو زه حکومت ته هم خواست کومه او ستاسو دے چیئر ته هم خواست کومه چه تاسو دلته کښے، صرف اوس نه، تاسو د نصیر محمد خان صاحب نه تپوس کولے شے، زمونږه معزز ممبر دے اوس ناست دے او تاسو زمونږه د منور خان ایډوکیټ صاحب نه هم تپوس کولے شے چه زمونږه د خلقوڅه حالات وو؟ نو زه ستاسو د چیئر په وساطت سره صرف، اول د جانی خیل یو Particular case ما تاسو ته اوښودلو خو زه د ټولو خلقو چه تاسو سره کوم ایف آرز دی یا کوم قبائلی علاقے دی یا

کومے Settled دی نو په هغے کښے دا کارروائی روانه ده او د هغوی حکومت څه مدد نه دے کړے نو ستاسو چیئر ته او حکومت ته دا خواست کومه چه یره د هغوی آواز ما تاسو ته اورسولو او تاسو په هغے باندے څه ایکشن واخلئ۔ ډیره مننه۔

جناب سپیکر: جی، مفتی سید جانان صاحب۔

مفتی سید جانان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر صاحب، شکریه۔ لکه څنګه چه عدنان وزیرصاحب خبره اوکړه نو هم دغه شان حالت د کرم او د اورکزئی ایجنسئ د متاثرینو هم دے۔ تقریباً یوه هفته مخکښے حکومت په اخبار کښے اشتهار اولګولو او د ټولو کلو نامے ئے ورکړے چه دغه متاثرین درے ورځے بعد د رجسټریشن د پاره هنګو ته راشی، څلورمه ورځ ده چه هغه خلق راځی او هغوی ورته وائی چه سبا راشئ۔ بیا جی په سوؤنو روپئ کرایه اولګوی او بیا ورته وائی چه بله ورځ ته راشئ۔ ډی سی او سره چه څوک رجسټریشن کوی، هغه کسانو سره مونږه دوه ځله خبرے اوکړے نو دا به مو ګزارش وی چه هغه خلق هسے غم ځپلی دی او تکلیف وهلی دی او روزانه دا تکلیفونه ورته ورکولے کیږی یا خو د حکومت دا اووائی چه د دوئ رجسټریشن به کیږی چه کوم Facilities وی او چه کوم ترتیب وی نو د هغه ترتیب مطابق او یا د ورته وائی چه نه ئے کوؤ، مطلب دا دے چه رجسټریشن د نه کیږی خو چه هغه خلق د دے تکلیف نه بهر شی، نو دا مو تاسو ته ګزارش دے جی۔

جناب سپیکر: جی، نصیر محمد خان صاحب کا مائیک آن کریں۔

جناب نصیر محمد میداد خیل: جناب سپیکر صاحب، عدنان وزیر صاحب چه کومه خبره تاسو ته اوکړه نو یقیناً که تاسو هغه علاقے ته لاړ شئ نو ژړا به درشی چه هلته کښے نن کوم آفت دے، په هغه خلقو راغلے دے نو د هغے سره Connected چه کومه Constituency ده نو هغه د انور سیف الله خان حلقه ده او د هغے نه پس بیا زمونږ حلقه راځی، زما پی ایف 75 راځی۔ الله تعالیٰ پی ایف 75 ساتلے ده خو پی ایف 74 او د عدنان وزیر صاحب علاقه یقیناً آفت زده ده او دوئ چه کوم فریاد یا کومه ژړا د خپلے حلقے متعلق تاسو ته اوکړه نو یقیناً دا قابل غور هم ده

او قابل توجه هم ده۔ زه د دوئ د دے خبرے پوره تائید کوم چه آئی ڈی پیز ته د مکمل مراعات ورکړے شي جي۔

<u>جناب سپیکر:</u> ٹریژری بنچز سے جناب میاں افتخار حسین صاحب۔ غلام محمد صاحب! تاسو پرے څه وایئ؟ یو منټ میاں صاحب، تاسو یو منټ کښینئ۔ جي، غلام محمد صاحب۔

<u>جناب غلام محمد:</u> بہت شکریہ۔ جناب سپیکر، میں ایوان کی توجہ اپنے حلقے میں ایک نہایت ہی ضروری کام کی طرف دلانا چاہتا ہوں، وہ یہ ہے کہ میرے حلقے میں کونا برج، Suspension Bridge جو کہ مستوج یونین کونسل کی اسی فیصد آبادی کو، لاسٹفول یونین کونسل کی نوے فیصد آبادی کو اور یارخون یونین کونسل کی پوری سو فیصد آبادی کو Link کرتا ہے، جناب والا، یہ پل 1978 میں بنا تھا اور گزشتہ سال ایک گاڑی گزرتے ہوئے یہ پل ٹوٹ گیا اور اسمیں دو انسانی جان ضائع ہو گئیں۔ اسکے بعد سی اینڈ ڈبلیو ڈیپارٹمنٹ نے اس پر کام کا آغاز کیا لیکن وہ پل تیار نہیں ہوا تھا کہ دوبارہ اس پر گاڑی گزارے گئے تو وہ دوبارہ ٹوٹ گیا اور ایک انسانی جان دوبارہ ضائع ہو گئی۔ جناب سپیکر، پھر میں نے چیف منسٹر صاحب سے ریکویسٹ کی کہ روڈ کی بحالی کیلئے آپ کچھ امداد کریں تو انہوں نے دس لاکھ روپے کا فنڈ دیا تو اس دس لاکھ روپے سے Temporary ایک برج وہاں بن گیا Temporary arrangement کیلئے۔ اس سال آپکو پتہ ہے جناب سپیکر، اور اس ایوان کے ہر معزز رکن کو پتہ ہے کہ برف باری بہت زیاد ہو گئی اور اس نالے میں دریائے لسپور میں طغیانی آئی ہوئی تھی اور میں قوی امید سے یہ کہتا ہوں کہ ایک مہینے بعد تین یونین کونسلز مکمل طور پر، کی یہ شندور کو بھی Link کرتا ہے، گلگت کو بھی Link کرتا ہے، Cut off ہو جائیں گی۔ اس سلسلے میں میں نے جناب چیف منسٹر صاحب سے بھی ریکویسٹ کی تو انہوں نے سیکرٹری ورکس کو ہدایات دیں اور ابھی تک دو مہینے گزر گئے اور اس کے اوپر کوئی سمری ابھی تک نہیں گئی ہے۔ جناب والا، میں آپکی وساطت سے گورنمنٹ کے نوٹس میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ یہ ایک مہینے کے بعد یقینی طور پر تین یونین کونسلز تباہ ہو جائیں گی اور لوگ سڑکوں پر آنے کیلئے مجبور ہو جائیں گے تو اس وقت گو کہ میں گورنمنٹ کا حصہ نہیں ہوں لیکن میں بھی ان لوگوں کے ساتھ وہاں پر بیٹھنا چاہتا ہوں اور یہ حکومت کی ذمہ داری ہے کہ لوگوں کے مسائل حل کرے۔

<u>جناب سپیکر:</u> ٹھیک ہے جی۔ غلام محمد صاحب! ان سے جواب مانگتے ہیں، جو آئی ڈی پیز کی بات تھی اگر اس پر بولنا ہے تو ابھی بولیں۔۔۔۔۔

جناب عبدالستار خان: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: پھر اس کے بعد، پہلے انکو جواب مل جائے، صبر کریں۔ جی، بشیر بلور صاحب۔

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}: سپیکر صاحب! دا ثنګه چه ثاقب خان خبره اوکړه هم دغه شان خبره زمونږه ورور عدنان وزیرصاحب هم اوکړه، مفتی جانان صاحب هم اوکړه او نصیر محمد خان هم اوکړه، دا به انشاءالله یو ځائے کښینو او هغه خلق به رااغواړو، Concerned خلق به رااوغواړو او چه مونږ هر ثومره Help کولے شو نو انشاءالله د هغوی Help به کوؤ او ثنګه چه د حکومت په وس کښے وی نو Humanly possible چه وی نو مونږه به ئے ورته کوؤ۔ ثنګه چه غلام محمد خان خبره اوکړه چه په چترال کښے طغیانی هم راغلے وه او وزیر اعلیٰ صاحب سره ئے خبره کړے وه چه په کوهستان کښے هم ډیر زیات شهیدان شوی دی او په چترال کښے هم، نو پکار ده چه مونږ به خامخا انشاءالله هلته کښے ځو او د دوئ چه کومه خبره ده نو دوئ د ماته راشی سبا او هر وخت چه راتلے شی نو زه به ډی سی او سره خبره اوکړم او د ده چه هر ثنګه مسائل وی، انشاء الله مونږه به د هغوی سره خبره اوکړو او د دوئ دا تکلیف او مسائل به انشاء الله حل کوؤ جی۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔۔۔۔

جناب عبدالستار خان: جناب سپیکر! اس میں میں ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔۔۔۔

جناب سپیکر: ستار خان! آپ کا۔۔۔۔۔

جناب غلام محمد: جناب سپیکر، ایک منٹ جی۔

جناب سپیکر: نہیں، جواب تو مل گیا نا، آپ ان کے آفس جائیں، ادھر پھر بات کریں۔ ستار خان صاحب! آپ کا جواب تو انہوں نے دے دیا نا۔

جناب عبدالستار خان: جناب سپیکر، میں ایک عرض کرنا چاہتا ہوں اور ایک ضروری مسئلہ ہے، اگر اجازت دیں تو ایک منٹ میں۔۔۔۔

جناب سپیکر: جناب عدنان وزیر! عدنان وزیر صاحب۔

جناب عدنان خان وزیر: ډیره مهربانی۔ جناب سپیکر صاحب، زمونږ مشر بشیر بلور صاحب ډیره ښائسته خبره اوکړه خو دیکښے زه یو عرض کوم چه هلته کښے

زمونږ چه کوم لوکل، لکه زه د خپلے علاقے نه خبر یم او هلته کښے ورکس اینډ سروسز ډیپارټمنټ 'تهرو' ریونیو ډیپارټمنټ پی سی ون تیار کړے وو چه یره هلته کښے د خلقو څه نقصان شوے دے نو د کمشنر دفتر نه او د ډی سی او د دفتر طرف نه کتابونه جوړ شوے دی او هغه راغلی دی ورته نو زه دا خواست کوم چه د خلقو څومره نقصان شوے دے نو هغوی ورته اووئیل چه مونږ به د دے Repairing کوؤ، د دے Losses خو اوسه پورے هغے باندے هیڅ عمل نه دے شوے نو زه منسټر صاحب ته دا وایم چه یره که دوئ هغه Concerned department والا رااوغواړی، کمشنر د رااوغواړی، ډی سی او صاحب د را اوغواړی او مونږ به کښینو دا خبره به حل کړو۔ سی ایم صاحب سره او ډی جی (پارسا) سره چه کوم فنډ دے نو دا اے ډی پی کښے هغه هیډ کښے Specific دے چه کوم د آئی ډی پی والا فنډ دے نو د هغے زمونږ په بجټ کښے Allocation شوے دے نو هغه سی ایم صاحب ډی جی (پارسا) ته هغه زما والا لیټر لیږلے وو خو هغے باندے ئے ایکشن نه دے اغستے، زه دا وایم چه سی ایم سره به مونږ کښینو او هغوی سره به مونږ په دے باندے دغه اوکړو، بشیر بلورر صاحب سره به کښینو خو زه دا وایم چه Concerned کوم ډیپارټمنټس دی نو هغوی سره ټول ریکارډ پروت دے۔

<u>جناب سپیکر</u>: بشیر بلور صاحب! چه کله تاسو میټنګ کوئ نو ښه به دا وی چه مخکښے نه دا خلق رااوغواړئ۔

<u>سینئر وزیر (بلدیات)</u>: سپیکر صاحب! دا کومه خبره چه دوئ کوی چه هغه فالتو خلق چه کوم د هغوی تاوان شوے دے نو د هغے باره کښے حکومت دا فیصله کړے ده چه مونږه به کوشش کوؤ چه د هغوی تاوان پوره کړو او د دوئ چه کوم اسټیمیټونه دی نو هغه مونږ ته لا پوره او ټولے صوبے نه ئے مونږه غواړو او مونږه فیډرل ګورنمنټ ته ریکویسټ کړے دے نو چه پیسے راشی، انشاءالله ټولے به ورکوؤ او چه څنګه زمونږ خپل بجټ دے نو زمونږه خپل بجټ کښے مونږ سره داسے څه ګنجائش نشته چه د خلقو هغه تاوانونه ورکړو، مونږه فیډرل ګورنمنټ ته ریکویسټ کړے دے او پرائم منسټر صاحب مونږ سره دا منلے ده چه

هر څومره نقصان شوے دے نو هغه به ورکوۀ نو مونږه به دوئ سره کښينو او چه څومره د دوئ تاوان شوے دے-----

جناب سپیکر: جی تاسو کښینئ او خپلو کښے دا Decide کړئ۔

سینئیر وزیر (بلدیات): فیډرل گورنمنټ نه به ئے انشاءالله غواړو او بيا به ئے دوئ له ورکوؤ۔

جناب قلندر خان لودھی: جناب سپیکر، میں اس سلسلے میں ایک بات کرنا چاہتا ہوں-----

جناب سپیکر: جی، قلندر خان لودھی صاحب۔

جناب قلندر خان لودھی: شکریہ۔ جناب سپیکر، میں آپ کی توجہ چاہونگا کیونکہ یہ مسئلہ اور بہت سارے مسئلے ہیں اور میں آپ کا مشکور ہوں، بلکہ ہاؤس ہمارے بہت سارے مسئلے حل کرنے کی کوشش کرتا ہے، اگر صوبائی گورنمنٹ کے ساتھ Related ہو تو صوبائی حکومت کی توجہ اور اگر مرکز کے ساتھ Related ہو-----

جناب سپیکر: قاضی اسد صاحب! آپ نے ان کا جواب دینا ہے۔

جناب قلندر خان لودھی: جناب سپیکر، یہ تو میرے خیال میں آپ ہی بہتر دے سکیں گے کیونکہ میں جو سوال کر رہا ہوں، وہ بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام-----

جناب سپیکر: وہ آپ کو ڈسٹرب کر رہا تھا تو میں نے ہاؤس کو In order کرایا۔

جناب قلندرر خان لودھی: جی۔ میں بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام کے متعلق کہہ رہا ہوں کہ یہ مہربانی مرکز نے کی ہم ایم پی ایز کو، پہلے ایم این ایز کو آٹھ ہزار کے فارمز غریب اور محتاج لوگوں کیلئے دیئے پھر اس کے بعد ان کا ہم پر بھی رحم آ گیا اور ایک ایک ہزار کے ایم پی ایز کو بھی دے دیئے، وہ ہم نے بالکل In time واپس کر دیئے لیکن میرے حلقے میں بلکہ ڈسٹرکٹ ایبٹ آباد میں بھی ایم پی ایز سے اور باقی بھائیوں سے ہماری بات ہوئی ہے اور اس فلور پر سب یہ کہتے ہیں کہ ہمارے حلقے میں وہ فارمز نہیں ملے ہیں تو اب لوگوں نے ہم پر بڑا پریشر Build up کیا ہوا ہے کہ وہ ہمارے فارمز، کیونکہ حلقے کے لوگوں کو ہم نے بلایا اور ان سے ہم نے ان کی تصدیق کی اور پھر ڈاکخانے میں بھیجے، اس پر ہم نے کافی کام کیا لیکن وہ ابھی تک کسی کو نہیں ملے اور آج کل مہنگائی اور بے روزگاری کے دور میں کسی فیملی کیلئے تین ہزار، دو ہزار اور ایک ہزار جمع ملتے ہیں، بعض کو دس ہزار اور بارہ ہزار روپے مل رہے ہیں اور بعض محتاج بے چارے دیکھ رہے ہیں کہ مجھے

کب ملیں گے اور اس میں بڑی بے چینی پیدا ہو گئی ہے تو میں آپ کی وساطت سے یہ چاہونگا کہ مرکز سے یا آپ مجھے اجازت دیں تو میں اس کیلئے ایک قرارداد یا تحریک التواء لاؤنگا۔ میں نے پوائنٹ آف آرڈر پر اس لئے بات کی کہ شاید آپ ہمارے مسئلے کو حل کریں تو میں اس پر کوئی بات نہ کروں۔

جناب سپیکر: بریک میں، جب آج سیشن ختم ہو جائے تو چیمبر میں آ جائیں اس سلسلے میں لیکن ابھی تو بہت لیٹ ہوا، اگر کل صبح آ جائیں تو صبح بات کرینگے۔ جی، ملک قاسم خان صاحب۔

ملک قاسم خان خٹک: شکریہ۔ جناب سپیکر۔۔۔۔

جناب لیاقت علی شباب (وزیر آبکاری و محاصل): جناب سپیکر، دے بارہ کښے زہ لږ وضاحت کوم۔

جناب سپیکر: د څه، د دغے جواب بہ تہ ورکوے ؟ یو منټ جی، دے جواب ورکوی۔ لیاقت شباب صاحب آنریبل منسٹر کا مائیک آن کریں۔

وزیر آبکاری و محاصل: جناب سپیکر، د بے نظیر انکم سپورټ پروګرام په باره کښے زہ لږ وضاحت کول غواړم۔ جناب سپیکر، هغه ټول لکه Across the board چه څومره ایم این ایز، سینیټرز وو او د هرے پارټئ سره ئے چه تعلق لرلو نو هغوی ته ملاؤ شوے وو او بیا د هغے نه پس ایم پی ایز ته هم ملاؤ شوے وو او هغه ټول Distribute شوی دی او د هغے نه پس چه کوم فارم Completeوو نو د هغے باقاعده په ویب سائټ باندے ریکارډ هم شته نو هغوی ته هغه لوکل خلق چه د چا فارمز Fill شوی دی نو هغوی ته باقاعده د هغوی کارډز راغلی دی او هغوی Monthly هغه خپله وظیفه اخلی لګیا دی خو چه کومو ځایونو کښے نه دی شوی نو د هغے ریکارډ هم باقاعده په ویب سائټ باندے شته دے چه بهائی دلته دومره فارمز راغلی وو او په دے حلقه کښے د ایم پی اے په ذریعه ایک هزار فارمز وو او په هغے کښے چه کوم Incomplete وو نو د هغے ډیټیل هم شته او چه کوم Rejected دی نو د هغے ډیټیل هم شته او هغه بیا Concerned MPAs ته پکار دی چه هغه کوم Incomplete فارمز دی نو هغه د لږ Efforts اوکړی او هغه د Complete کړی او واپس د واستوی نو د هغوی وظیفه به انشاء الله شروع شی او چه کوم Rejected وی نو هغه خو بیا کیږی نه ځکه چه اکثر داسے اوشی چه کوم مستحق نه وی نو هغوی هم فارم Fill کړی خو د نادرا سره د هغوی هغه

ټول ريکارډ وی نو په هغه Basis باندے چونکه هغه مستحق نه وی نو هغه فارم Reject شی او Next چه کوم اوس دا سلسله هم د فیډرل ګورنمنټ د طرف نه شروع کیږی ځکه چه مزید زمونږه ګورنمنټ غواړی چه په دیکښے ټرانسپرنسی راشی نو د هغے د پاره اوس باقاعده د نادارا ټیمونه به وزټ کوی او په هره Constituency او په هره علاقه کښے چه کوم مستحق خلق دی نو هغوی ته به On the spot کارډ ورکوی او فارم به ئے Fill کوی۔ کارډ به ورته ورکوی او هغه مستحق زنانه به ډائریکټ ځی او بینک نه به خپل کیش اخلی۔ تهینک یو جی۔

جناب سپیکر: دا ښه طریقه ده جی، دا ښه ده۔

جناب محمد علی خان: جناب سپیکر، زما په حلقه کښے هم۔۔۔۔

جناب سپیکر: محمد علی خان صاحب! د کارډ متعلق خبره کوئ؟

جناب محمد علی خان: او جی۔

جناب سپیکر: دا د دے دغه نه پس به تاسو کښینئ، دا پراونشل سبجیکټ دے۔

جناب محمد علی خان: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: نه، هغوی ته معلومات شته که یو ځائے کښینئ نو ښه به وی او په دغه باندے به ډسکشن اوکړئ او که څه Provincial matter وی نو هغه اوس اوکړئ۔

جناب محمد علی خان: هغے کښے جی پچاس فیصد پیسے ورکوی چه شپږ زره کیږی نو درے زره ورکوی او درے زره نه ملاویږی، نیمے ورته ملاویږی۔

جناب سپیکر: زما خپله، پرون ما له جواب راغلو د صدر صاحب د طرف نه چه ستا په زرو کښے شپږ سوه کارډونه Reject شوی دی او چه ما نور ورکړل نو هغوی غلط ډک کړل، څلورو سوؤ ته ورکړے شو۔

جناب محمد علی خان: هغه خو Reject شوی دی او دا خو Reject نه دی کنه۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا زمونږ غلطی ده او دا د هغوی۔۔۔۔

جناب محمد علی خان: چه چهـ هزار کښے درے زره ملاویږی او د دوه درے میاشتو۔۔۔۔

جناب سپیکر: دے باندے بیا وروستو او د لیاقت شباب صاحب لړ علم زیات دے ، دوئ سره به پړے کښینو خبره به کوؤ۔ جی، ملک قاسم خان صاحب۔

ملک قاسم خان خٹک: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ۔ جناب سپیکر، لکه څه رنګه چه ټولو خلقو ته پته ده چه په کرک کښے یوه دهماکه اوشوه، پینځه شپږ ورځے مخکښے او ډیر ځلمی پکښے زخمیان شو او پنځه پکښے مړه شو او هغه پولیس افسران او ورسره ورسره زمونږ یو نائب ناظم هم خو د هغه تر اوسه پورے چا په صوبه کښے او هغه غریبانان چه کوم مریضان راغلی دی، ستره اتهاره کسان هسپتالونو کښے او هغه ئے په زور اوشړل او هیڅ قسمه څه Care ئے نشته، ما ته خپله هغه مریضانو ټیلیفونونه کړی دی او چه کوم زخمیان دی یا مړه دی نو هغوی ته اوسه پورے څه معاوضه یا چا صرف د همدردئ اظهار نه بغیر، پکار دا ده، وزیر اعلیٰ صاحب چه چرته دهماکے شوے دی نو هلته ته تلے دے نو چه کرک ته راشی او زمونږه ډیر لوئے عظیم نقصان شوے دے جی، د هغے نه بعد پرون دومره بارود ناکاره شوی دی چه کرک اوس د دهشت ګردئ په زد کښے دے او پولیس نفری کمه ده او چه څومره پورے دا آئی ډی پیز هلته کښے وو، جانی خیل چه عدنان وزیر صاحب اووئیل نو دا مونږ سپورټ کړی دی او مونږ سره دی نو مونږه د دے په زد کښے او کرک ته د خدائے د پاره څه توجه ورکړئ چه د هغے ازاله اوشی۔ شکریه، ډیره مهربانی۔

میاں نثار گل کاکاخیل(وزیر جیلخانہ جات): جناب سپیکر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی، میاں نثار گل صاحب۔

ملک قاسم خان خٹک: او چا ورته دعا قدر نه ده کړے نو زه ریکویسټ کوم هغوی ته چه با ضابطه دعا اوکړئ ځکه چه دعا قدر هم چا نه ده کړے او مونږه وزیر اعلیٰ صاحب ته دا خواست کوؤ چه وزیر اعلیٰ صاحب د راشی او د کرک دوره د اوکړی او د هغه غم ځپلو سره د اظهار همدردی اوکړی۔

جناب سپیکر: میاں نثار گل صاحب۔

وزیر جیل خانہ جات: شکریہ۔جناب سپیکر، ملک قاسم صاحب نے جس طرف اشارہ کیاہے کہ ایک ایسا ضلع جو امن وامان کے لحاظ سے مثالی تھا ضلع کرک، اس کو بدقسمتی سے نظر لگ گئی کہ اس میں خودکش حملہ

ہوگیا لیکن جس طرح سے اس نے اشارہ کیا صوبائی حکومت کی طرف، تو جناب سپیکر، میں ضلع کرک سے تعلق رکھتا ہوں، میں صوبائی حکومت کا نمائندہ ہوں آٹھ بجکر پندرہ منٹ پر صبح دھماکہ ہوا تھا اور میں پشاور میں تھا، نو بجے کا ٹائم تھا، جب مجھے اطلاع ملی تو میں اسی وقت روانہ ہوگیا تو دوستوں نے کہا کہ دو خود کش بمبار کرک میں پھر رہے ہیں، آپ مت آئیں لیکن اس کے باوجود جناب سپیکر، میں چار گھنٹے میں پہنچا۔ ہاسپیٹل بھی گیا، تعزیت بھی کی، جنازوں میں بھی شامل ہوا اور ساتھ ساتھ جس جگہ خود کش دھماکہ ہوا تھا ان کے پاس بھی گیا اور صوبائی حکومت کی طرف سے جو اعلانات تھے، وہ بھی میں نے کرائے اور اس کے بعد تقریباً میں گیارہ بجے رات کو ان حالات میں اپنے گھر پہنچا۔ اس کے دوسرے دن جب میں پشاور آیا تو میں پہلے شیر پاؤ ہاسپٹل گیا، اس کے بعد میں آئی جی پی پولیس کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ وہ لیڈی ریڈنگ ہسپتال میں میرے ساتھ ادھر ہی تھا اور ہم دونوں نے ضلع کرک میں جو بھی پولیس والے زخمی ہوئے تھے تو ان کی عیادت بھی کی لیکن جناب سپیکر، میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ملک قاسم صاحب نے جس چیز کی طرف اشارہ کیا کہ کل بھی ضلع کرک میں بہت بڑا دھماکہ ہونے والا تھا لیکن ایک بہت بڑا بارود کا ذخیرہ پولیس نے دریافت کیا اور ابھی جتنے بھی خود کش بمبار ہیں تو وہ ایسے علاقوں کی طرف جاتے ہیں جو سافٹ کارنر ہوں۔ جس طرح ضلع کرک ہے تو میں اس بات کی تائید کرتا ہوں کہ جس طرح بھی ہو ضلع کرک میں پولیس کی نفری بڑھائی جائے کیونکہ ہماری پولیس ہنگو میں اور جگہ جگہ پہ کام کر رہی ہے، اگر خدانخواستہ اور دھماکے ہوگئے تو وہ ضلع کرک جس میں آج تیل کی کمپنیاں کام کر رہی ہیں اور بہت سے وسائل ملک کیلئے پیدا ہو رہے ہیں، تو وہ ضلع جس میں امن وامان مثالی تھا اور وہ ضلع جس پر ہم فخر کرتے تھے، کبھی ایک قوم کی طرح رہتے تھے تو خدانخواستہ اس ضلع کو نظر نہ لگ جائے۔ ملک قاسم صاحب کو میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جس دن دھماکہ ہوا تو اس دن چھٹی تھی اور وزیر اعلیٰ صاحب موجود نہیں تھے، وزیر اعلیٰ صاحب کو جب بھی موقع ملا تو وہ ضلع کرک تشریف لا کر غمزدہ خاندانوں کی عیادت کرینگے۔ شکریہ جناب سپیکر۔

<u>جناب سپیکر:</u> شکریہ۔ جی، منور خان صاحب۔

<u>جناب محمد ظاہر شاہ خان:</u> جناب سپیکر، زما یو دغه پکښے پاتے شوے دے، مهربانی اوکړئ جی-----

<u>جناب سپیکر:</u> ستا چه کله شے Present شی نو ته په چهټئ یے۔

جناب محمد ظاہر شاہ خان: سپیکر صاحب، تا سو مہربانی او کړئ۔۔۔۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: سر، میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی، منور خان صاحب۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جی، میں آپ کی توجہ ایک اہم ایشو کی طرف دلانا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ جیسے آپ کے اور ہمارے جتنے بھی ایم پی ایز صاحبان ہیں، سب کے نالج میں ہے کہ پشاور میں دہشت گردی اور بم بلاسٹس جو ہو رہے تھے تو اسی سلسلے میں اس میں کافی کالجز کے سٹوڈنٹس اور ان کی حاضری اس وجہ سے کم رہی اور خاصکر میں آپ کی توجہ ایڈورڈز کالج کی طرف دلانا چاہتا ہوں کہ جس میں تقریبا بیس یا پچیس کے قریب سٹوڈنٹس ہیں اور ان کی حاضری کم تھی، اب ان کو Struck off کیا ہے۔ سر، یہ آپ کے نالج میں ہے کہ واقعی پشاور کی جو حالت تھی اور ہر روز دھماکے ہوتے تھے، کبھی سکول بند ہوتا تھا، کبھی کھل جاتا تھا تو اس سلسلے میں ان بچوں کی جو Shortage آئی ہے تو اس سلسلے میں آپ سے ریکویسٹ ہے کہ اگر منسٹر ہائر ایجوکیشن اس۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ ذرا توجہ دیں، میرے معزز ممبر بہت اہم پوائنٹ پہ بول رہے ہیں، آپ اس طرف ذرا توجہ دیں۔ جی، بسم اللہ۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: سر، ان بچوں کا سال ضائع ہو رہا ہے اور ایڈورڈز کالج میں تقریبا سولہ یا بیس بچوں کو انہوں نے Struck off کیا ہے، یہ ایک اہم ایشو ہے۔ سارے والدین یہی چاہتے ہیں کہ اس جیسے کالجوں میں بچوں کو داخلہ دلائیں لیکن جب ماحول اس قسم کا بن جاتا ہے جیسے پشاور میں تھا، بچوں کو بعض والدین بھی اس سلسلے میں منع کرتے تھے بلکہ کالجز بھی بند ہوا کرتے تھے کیونکہ اگر بنوں، ڈی آئی خان سے یا لکی مروت سے ایک دو دن کیلئے یا چار دن کیلئے کالج بند ہوتا تھا تو وہ پھر واپس چلے جاتے تھے اور پھر واپسی میں دو دن ادھر رہتے تھے، پھر بند ہو جاتا تھا تو اس سلسلے میں میری ریکویسٹ ہے کہ جتنے بھی ایڈورڈز کالج میں سٹوڈنٹس کو اسی بنا پر Struck off کیا ہے جن کی حاضریاں کم ہیں، اگر منسٹر صاحب اس سلسلے میں انکے ساتھ یا پھر ایڈورڈز کالج کے پرنسپل کے ساتھ بات کریں کہ ان کو دوبارہ Reinstate کریں تاکہ ان بچوں کا پورا سیشن ضائع نہ ہو جائے۔ تھینک یو۔

Mr. Speaker: Qazi Asad Sahib, honourable Minister for Higher Education, please.

قاضی محمد اسد خان (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): تھینک یو، سر۔ معزز رکن نے جس طرف اشارہ کیا ہے، Basically ایڈورڈ کالج جو ہے وہ ایک بورڈ کے نیچے کام کرتا ہے اور بطور وزیر ہائر ایجوکیشن میں اس کا ممبر ہوں بلکہ وائس چیئرمین ہوں۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ بنیادی طور پر اچھے انسٹی ٹیوشنز میں کم از کم جو حاضری ہے، وہ پچیس فیصد اس لئے رکھی گئی ہے تاکہ بچے جس کام کیلئے بھجوائے جاتے ہیں، وہ اچھی طرح سے کر سکیں لیکن کم از کم پچیس فیصد حاضری ہونی چاہیئے لیکن کچھ بچوں کی، جس طرح ایم پی اے صاحب نے فرمایا، حاضری جو ہے وہ پچیس فیصد سے کم ہوئی ہوگی اور پشاور کے حالات میرے خیال میں سپیشل حالات میں شمار کرنے چاہیئے، گزشتہ پورے سال میں تو میں انشاء اللہ تعالیٰ پرنسپل صاحب سے کل بات کرکے کوشش کرونگا کہ ان بچوں کا سال اور وقت کو بچایا جائے اور ان کو واپس۔۔۔۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ ظاہر شاہ صاحب۔

جناب محمد ظاہر شاہ خان: جی زہ، جی زہ۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آنریبل منسٹر نے پورا مکمل۔۔۔۔

جناب محمد ظاہر شاہ خان: سپیکر صاحب، زما دغه کال اٹینشن، زما کال اٹینشن نوټس Lapse شوے دے که ما ته اجازت راکړئ چه زه هغه خپل کال اٹینشن نوټس دوباره پړهاؤ کړم نو ما ته اجازت دے جی؟ (شور) سر، زه اسلام آباد ته تلے ووم، زه اسلام آباد ته تلے ووم او ډیر ضروری کار وو جی، نو ما ته اجازت راکړئ جی۔

جناب سپیکر: یہ غلط روایت چل پڑتی ہے، غلط روایت پڑتی ہے، بس جو گزر گیا تو وہ گزر گیا جی۔

جناب محمد ظاہر شاہ خان: سر، پوائنٹ آف آرڈر۔ سر، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، حافظ اختر علی صاحب۔

جناب محمد ظاہر شاہ خان: سر، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، حافظ اختر علی صاحب۔

حافظ اختر علی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔

جناب محمد ظاہر شاہ خان: جناب سپیکر صاحب۔

حافظ اختر علی: جی یو منټ ډیره اهمه خبره ده۔ جناب سپیکرصاحب، زه ستاسو او د ټول ایوان توجه یو ډیر انتهائی اهم خبرے طرف ته مبذول کول غواړم۔ جناب سپیکرصاحب، الحمدلله دا اسلامی ملک دے او مونږ ټول مسلمانان یو لیکن د فیصل آباد او د پنجاب په زمکه باندے د صحابه کرامو او د خلیفه دوم امیرالمؤمنین حضرت عمر فاروق رضی الله تعالیٰ عنه او د کاتب وحی حضرت امیر معاویه رضی الله تعالیٰ عنه پتلا جلاؤ کړے شوے ده۔ جناب سپیکرصاحب، دا انتهائی افسوسناکه او دلخراشه واقعه ده، مونږه ستاسو په وساطت سره او د دغه ټول ایوان په وساطت سره د دے پرزور او بهرپور مذمت کوؤ او د وفاقی حکومت نه دا مطالبه کوؤ چه کوم متعلقه اهلکار ملوث دی نو د هغوی خلاف د قانون مطابق د کارروائی اوشی او هغه خلق د کیفر کردار ته اورسولے شی۔ جناب سپیکرصاحب، ستاسو ډیره شکریه او که تاسو ما ته جازت راکړئ نو په دے باندے ما یو قرارداد لیکلے دے او دا چونکه خالص یو دینی معامله ده۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اوس نه بله ورځ، او بله ورځ ستاسو پرائیویټ ممبرز ډے ده نو هغے کښے ئے راوړئ جی۔

حافظ اختر علی: جناب سپیکرصاحب، خالص یو دینی معامله ده او د دے د اهمیت د خاطره تاسو ته استدعا کوم۔۔۔۔

جناب سپیکر: سبا، د یوے ورځے خبره ده نو بله ورځ ئے راوړئ۔ میاں نثار گل صاحب۔

حافظ اختر علی: تاسو ما ته اجازت راکړئ، خیر دے د هغوی سره به مشوره اوکړو۔

جناب سپیکر: جی، میاں نثار گل صاحب۔

وزیر جیل خانہ جات: شکریہ۔ جناب سپیکر، میں ذرا میاں افتخار صاحب اور بشیر بلور صاحب کی توجہ چاہتا ہوں۔ میرے سامنے اخبار کا ایک ٹکڑا پڑا ہے جو سارے لوگوں نے دیکھا ہوگا کہ ضلع کرک میں سڑکوں پر ہڑتال اور احتجاجی مظاہرہ کہ ای ڈی او ایجوکیشن نے میاں نثار کی ایماء پر پی ایف 41 کے ان امیدواروں کو نظر انداز کر لیا۔ جناب سپیکر، دو دن پہلے سارے اخباروں میں آیا ہوا ہے اور میں آج اس ایوان میں یہ کہنا

چاہتا ہوں کہ جو لوگ میرٹ پر کام کر رہے ہیں، اگر اسی طرح پھر انکی اخباروں میں دھجیاں اڑائی جائیں، ہمارا پہلا ای ڈی او ٹھیک نہیں تھا، کرپٹ تھا تو ہم نے تبدیل کر کے ایک اچھے ای ڈی او کو جو ذمہ دار شخص تھا اور وہ کوہاٹ سے Belong کرتا ہے، سارے سکول بند تھے تو اس کو ہم نے کرک ٹرانسفر کروایا۔ جناب سپیکر، جب اس نے غلط اساتذہ کو، جن کی حاضریاں نہیں لگ رہی تھیں اور ان کے سکول بند تھے، کیفر کردار تک پہنچایا تو پھر تقریباً دو تین دن پہلے کچھ لوگوں نے بندوقیں، اسلحہ اور ساتھ کچھ اور چیزیں لیکر اس کے دفتر پر چڑھائی کی۔

(شور)

ملک قاسم خان خٹک: جناب سپیکر صاحب۔

حافظ اختر علی: جناب سپیکر۔

وزیر جیلخانہ جات: میری بات سنیں، بات ہو جائے تو پھر جواب دے دیں۔ پلیز میں اٹھا ہوں اور میں نے اس کیلئے نہیں کہا ہے کہ میرا حق ہے، میں بولوں گا چونکہ اخبار میں میرا نام آیا ہوا ہے، میرا نام آیا ہوا ہے-----

جناب سپیکر: آپ سارے متوجہ ہوں، میں ہاؤس کو ایڈجرن کرتا ہوں، اگر حافظ صاحب سیریس نہیں بیٹھتے تو پورے ایک مہینہ کیلئے کر لونگا۔

وزیر جیلخانہ جات: جناب سپیکر، اس کے بعد اس ای ڈی او کو دفتر سے بھگایا گیا اور کوہاٹ واپس آیا تو میں نے اس کو فون کیا کہ آپ اپنے دفتر چلے جائیں تو انہوں نے ڈی سی او کرک کو Written دیا کہ میرے ساتھ یہ کام ہو گیا ہے اور فلاں فلاں آدمی نے کیا ہے۔ اگر ان لوگوں کو پولیس پکڑتی ہے تو پھر اس کے پیچھے اخباروں میں ایسے بیانات آتے ہیں کہ میاں نثار نے پی ایف 40 میں غلط بندے کو، تو میں اس ایوان میں کہنا چاہتا ہوں کہ جناب سپیکر، میں کل عمرے پر جا رہا ہوں، آپ ایک کمیٹی بنا دیں اور وہ کمیٹی اس ایوان میں جو غلطیاں اگر ہوں، تو وہ پیش کرے، پھر میں ادھر کہہ دوں کہ میں اس ایوان میں نہیں آؤنگا اور استعفیٰ دونگا۔ اگر انہوں نے میرٹ پر کام کیا ہو اور ٹھیک ٹھاک کام کیا ہو اور اس کے باوجود لوگ اخباروں میں بیان دیا کریں، اس کو بھگایا کریں تو میں کبھی بھی غلط لوگوں کو کرک میں نہیں چھوڑونگا کہ وہ سفارشی لوگوں کو بھرتی کریں اور ایسے اساتذہ کو جو گھروں میں تنخواہیں لیتے ہیں، اگر انکی تنخواہیں بند نہ کریں، تو جناب سپیکر، اس لئے میں نے کہا کہ میں کل نہیں ہونگا اور یہ چیزیں پھر اسمبلی کے فلور پر آئیں

گی اس لئے اس پر احتجاج بھی کر رہا ہوں کہ میرا نام آیا ہوا ہے اور میں نے کوئی ایسا غلط کام نہیں کیا ہے کرک میں کہ جس پر میرے پیچھے کسی اخبار میں آیا کرے۔ تھینک یو۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! یہ کافی چیزیں اخباروں میں آتی ہیں تو اخباری بیانات کو اتنی وہ۔۔۔۔

(شور)

ملک قاسم خان خٹک: زہ وایم چہ هغه د کرپټ دے او هغه باقاعده اوپن ما وئیلی دی چہ بھئ، د هغوی هغه پرچے کور ته راغلے دی او ورکړے ئے دی او د ایم اے ایم ایس سی جینکئ ما ته کور ته راغلے دی او ما ته ئے وئیلے دی چه دا اے ډی او د ما سره په ټیسټ کښے کښینی او هغه دا مطالبه کوی او زه افسوس دا کوم چه میاں صاحب د داسے کرپشن سپورټ کوی او چه کوم انکوائری مقرر شی او ما د انکوائری ریکویسټ کړے دے او انکوائری مقرر ده او دا که چرے ثابته نه شوه چه دا پرچے ئے کورته ورکړے دی، عاجزے جینکئ او هغه حقدارے جینکئ فیل شوے دی۔ جناب والا، بوگس سرټیفیکیټونه راوړی شوی دی، که چرے دا مے ثابته نه کړه او ما دا وئیلی وو او هغه بله ورځ مو تا ته ریکویسټ کولو چه زه به تا ته باقاعده د اسمبلئ اجلاس چه کیږی نو زه به د دے اسمبلئ نه واک آوټ کوم۔ جناب والا! زمونږ د کرک او چه کوم کرپشن په کرک کښے لگیا دے او دے ئے سپورټ کوی او که چرے میرټ جرم وی نو دا جرم به زه بار بار کوم ځکه چه زه وایم چه په ضلع کښے د میرټ اوشی او ولے د میرټ نه کیږی؟ میرټ تباه دے۔۔۔۔

جناب سپیکر: ته کښینه جی۔

ملک قاسم خان خٹک: میرټ تباه دے جی۔ جناب والا، یو سړے په پیسو پوسټونه خرخوی لگیا دے او زه نور وایم چه شرم ورته پکار دے، اخر مونږه څه ځیز ته په دے اسمبلئ کښے ناست یو؟

جناب سپیکر: تھیک شو۔

ملک قاسم خان خٹک: ما هغه بله ورځ هم تاسو ته دا وئیلی وو او که چرے دا خبره ثابته نه شوه چه په دے انټرویوز کښے بوگس اسناد، جعلی اسناد او چه کوم ورسره ورسره پرچے په کورونو کښے ورکړے شوے دی میرټ، ټیسټ او

Criteria نشته او پچاس فیصد Criteria ئے ورته ایښودے وه، دومره ظلم کیږی جناب والا، هر سیټ د چپړاسی نه واخله تر دے چه ته خپله سوچ اوکړه او چه څومره هلته کښے بهرتئ کیږی نو هغه خرڅیږی لګیا دی۔ زمونږ صرف دا ګناه ده چه زه د میرټ نعره وهم، که چرے دا نه وی او که چرے میرټ جرم وی نو زه به بار بار دا جرم کوم او دا ټول لګیا دی او کوم پوسټ دے چه هغه خرڅیږی نه؟ مونږ ته شرم راځی چه بحیثیت ایم پی اے په دے اسمبلئ کښے او دا به زه ثابتوم، د اسمبلئ د معزز ممبرانو او د درے کسانو کمیټی به جوړه کړئ-----

<u>قاضی محمد اسد خان (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم):</u> ملک صاحب، ملک صاحب۔ سپیکر صاحب! یہ میں اس میں گزارش کرنا چاہتا ہوں-----

<u>جناب سپیکر:</u> جناب قاضی اسد صاحب! آپ On behalf of Secondary Education Minister جواب دے سکتے ہیں؟

<u>وزیر برائے اعلیٰ تعلیم:</u> جی جی، بالکل میں دے سکتا ہوں سر۔

<u>جناب سپیکر:</u> بسم اللہ۔

<u>وزیر برائے اعلیٰ تعلیم:</u> جس بات کی طرف ملک صاحب اشارہ کر رہے ہیں اس پر سیکرٹری ایلیمنٹری ایجوکیشن نے Already کمیٹی قائم کر دی ہے، ان کی Complete، انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد اس کی رپورٹ آئے گی اور اس میں اگر کوئی غلطی ہوئی تو ہم انشاء اللہ اس کا ازالہ کریں گے۔

<u>جناب سپیکر:</u> اجلاس کو مورخہ 11-03-2010 بروز جمعرات سہ پہر چار بجے تک ملتوی کرتا ہوں۔ تھینک یو۔

(اسمبلی کا اجلاس بروز جمعرات مورخہ 11 مارچ 2010ء سہ پہر چار بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)